(قسط ۴۷) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۷۸۔۱۹۷۷ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ واقارب، اہل محلّہ وگردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

مولانا انوارالحق کی سفر حج سے واپسی

۱۱ دسمبر ۱۹۷۷ء: برادر عزیز مولانا انوارالحق صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ سفر حج و زیارت سے واپس ہوئے۔ریلوے اسٹیشن پر اساتذہ وطلبہ دارالعلوم اورشہریوں نے بہت بڑی تعداد میں خیرمقدم کیا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ بھی تشریف لائے تھے۔آپ نے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا فرمائی۔احقر اور شفیق استقبال کے لئے راولپنڈی گئے تھے۔

مولانا عزیرگل اور ولی خان سے ملاقات

۱۴ دسمبر ۱۹۷۷ء: اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیرگل صاحب کی زیارت وعیادت کیلئے ان کے گاؤں سیرئی سخاکوٹ گئے حضرت نے باصرار دوپہر کا کھانا کھلایا اور دو ڈھائی گھنٹہ تک مجلس رہی راپسی میں آپ جناب خان عبدالولی خان کوخوش آمدید کہنے ان کے گاؤں ولی باغ گئے جو حال ہی میں طویل قید وبند سے رہا ہوکر گھر پہنچے ہیں محترم ولی خان حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے حالات معلوم کرتے رہے اور بتہ جلد ان کی

ملاقات کیلئے اکوڑہ آنے کا عزم ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج ملک ایک بہت بڑی لعنت سے نجات پا چکا۔

۱۶ دسمبر ۱۹۷۷ء: جناب خان غلام فاروق خان سابق ایم این اے و وفاقی وزیر و گورنر مشرقی پاکستان دارالعلوم تشریف لائے حضرت شیخ الحدیث کی عیادت کی موصوف عموماً تشریف لاتے رہتے ہیں۔

مولانا عبدالحق کے ابتدائی دور طالب علمی کے ساتھی شیخ شرف الدین کا انتقال

۱۷ دسمبر ۱۹۷۷ء: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ابتدائی زمانہ طالب العلمی کے ایک رفیق شیخ شرف دین کا انتقال ہوا احقر نے جہانگیرہ میں ان کا نماز جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد تقریر کی حضرت شیخ الحدیث صاحب نے اپنی طالب العلمی کا آغاز ان کے گاؤں اکھوڑی کیمبلپور سے فرمایا تھا شیخ صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے اور اُن کے گھر قیام تھا۔

ایئر مارشل اصغر خان کے شیخ الحدیث مدظلہ، کے متعلق تاثرات

۲۱ دسمبر ۱۹۷۷ء: تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان صاحب اپنے سفر سرحد کے دوران اچانک حضرت شیخ الحدیث کی عیادت اور ملاقات کے لئے تشریف لائے احقر نے آپ کو دارالعلوم کے تمام شعبوں عمارات درسگاہوں اور دفتر الحق کا معائنہ کرایا قومی اتحاد سے علیحدگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میں نے ان سے کہا یہ دارالعلوم کے طالب علم اور علماء آپ سے ناراض ہیں کہ آپ نے اتحاد کے جہاز کو فضاء میں چھوڑ کر علیحدگی اختیار کی آپ نے فرمایا کہ نہیں ہمارا منزل مقصود ایک ہے اور ہم اسلامی نظام کے سلسلہ میں جمعیۃ العلماء اسلام اور علماء کے ساتھ رہیں گے مگر بوجوہ ہمیں ایسا کرنا پڑا آپ نے دارالعلوم کے بارہ میں نہایت اچھے تاثرات ظاہر کئے۔ موصوف اپنے رفقاء کے ہمراہ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث صاحب کے ساتھ کچھ دیر رہے آپ دارالعلوم کے حالات علمی اور اسلامی امور اور سارے عالم اسلام کے لئے ایک رؤیت سے عید وغیرہ پر حضرت سے گفتگو کرتے رہے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ آپ ایک عہد ساز شخصیت اور تاریخ ہیں۔ ہم ہمیشہ آپ کی رہنما کی محتاج رہیں گے۔ احقر نے مؤتمر المصنفین کے مطبوعات کا سیٹ بھی آپ کو پیش کیا ایئر مارشل نے اپنے تحریری تاثرات بھی قلمبند کئے۔

کتب خانہ کی تعمیر کا آغاز

دارالعلوم کی شایان شان لائبریری کی تعمیر آغاز ہوا۔ جس کی دارالعلوم کو بے حد ضرورت ہے۔ اس پر دو لاکھ کے مصارف کا تخمینہ ہے اور بڑے ہال کے علاوہ وسیع گیلریوں دارالمطالعہ، استقبالیہ کمرہ اور

دارالتصنیف والتحقیق پر مشتمل ہوگا دارالعلوم کے مغربی زمین کی حد بندی کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء: شعبہ تعلیم القرآن دارالعلوم (مڈل سکول) کے دیرینہ استاذ ماسٹر مولوی غلام محمد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ نماز حضرت شیخ الحدیث صاحب نے پڑھائی۔

دارالعلوم کے ابتدائی دور کے استاد مولانا میاں محمد فیاض کی رحلت

۳۰ دسمبر ۱۹۷۷ء: دارالعلوم کے سابق مدرس مولانا محمد فیاض صاحب فاضل دیوبند کا پشاور میں انتقال ہو گیا۔ دارالعلوم سے احقر کے علاوہ مولانا سلطان محمود ناظم دفتر اہتمام مولانا انوارالحق اور دیگر کئی لوگوں نے شرکت کی۔ جنازہ اُٹھنے سے قبل حاضرین کی اصرار پر میں نے علماء کی رحلت اور مولانا کی وفات پر تقریر کی مرحوم دارالعلوم کے مولانا شیر علی شاہ صاحب حال جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے بہنوئی بھی تھے۔ مرحوم نے چھوٹے اور معصوم بچے چھوڑے۔

صفر کے پہلے ہفتہ میں دارالعلوم کے سہ ماہی امتحانات شروع ہوئے جو ایک ہفتہ تک جاری رہے تحریری اور تقریری امتحانات کا سارا کام اساتذہ دارالعلوم کے نگرانی میں ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ضعف بصارت اور بیماری کے باوجود ترمذی شریف کا درس کتاب الحج سے شروع فرمایا مگر دس پندرہ دن کے بعد علالت بڑھ جانے سے درس دینے کا سلسلہ پھر رک گیا۔

شیخ الحدیث صاحب کی بینائی میں روز بروز کمی اور اس سلسلہ میں سفر لاہور

۱۰ جنوری ۱۹۷۸ء: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ مدت سے امراض کے علاوہ بینائی کے عارضہ میں مبتلا ہیں جو دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ آپ کو اپنے امراض قلب سے زیادہ ہر وقت درس حدیث کے ناغہ ہونے کا فکر رہتا ہے۔ اس لئے بینائی کے بارہ میں بے حد پریشان ہے۔ بعض احباب کے مشورہ سے لاہور کا سفر ہوا اور جناب ڈاکٹر سرجن یقین صاحب انچارج داتا دربار ہسپتال اور گنگا رام ہسپتال کے ماہر امراض چشم ڈاکٹر منیر الحق صاحب نے نہایت محبت وعقیدت کے ساتھ آنکھوں کا تفصیلی معائنہ کیا مگر افاقہ کے سلسلہ میں تسلی بخش رائے ظاہر نہیں کی۔ تیسرے دن لاہور سے واپسی ہوئی۔ لاہور میں آپ نے مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی عیادت کی جو علاج کیلئے وہاں موجود تھے۔ اس موقع مولانا عبیداللہ انور صاحب اور مولانا محمد اجمل صاحب بھی موجود تھے۔ اس سفر میں احقر کے علاوہ مولانا انوارالحق، میاں حضران شاہ اور شفیق الدین بھی ساتھ رہے لاہور میں حسب معمول آپ کا قیام حضرت اقدس مولانا مفتی محمد حسن صاحب مرحوم کے دولت خانہ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد میں رہا اور آپکے صاحبزادہ مولانا فضل الرحیم صاحب نے ہر طرح خاطر مدارات کی سعی کی۔

۲۵ جنوری ۱۹۷۸ء: دارالعلوم حقانیہ کے مجلس شوریٰ کے ممتاز رکن جناب عبدالخالق خلیق صاحب کا پشاور میں انتقال ہو گیا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی نمائندگی جنازہ میں احقر نے فرمائی اور دارالعلوم میں مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی گئی۔

ریڈیو پاکستان کا دارالعلوم کے بارے میں شیخ الحدیث صاحب اور میرا انٹرویو لینا

۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء: ریڈیو پاکستان پشاور نے دارالعلوم کے حالات پر ریڈیو فیچر بنایا اور یہاں آکر کئی شعبوں کے حالات ریکارڈ کئے حضرت شیخ الحدیث سے انٹرویو ریکارڈ کیا اور دارالعلوم کے معاملات کے علاوہ نظام تعلیم مدارس عربیہ نظام اور کئی اہم امور پر احقر کی گفتگو ریکارڈ کی یہ انٹرویو اور پروگرام اسی ہفتہ رات کو پشاور ریڈیو سے تقریباً پون گھنٹہ کے پروگرام میں نشر ہوا۔

۹ فروری ۱۹۷۸ء: مدیر البلاغ کراچی مولانا محمد تقی عثمانی صاحب تشریف لائے اور دو تین دن تک یہاں اکوڑہ خٹک آکر ساتھ رہے اس دوران آپ نے قدیم مسجد دارالعلوم حقانیہ واقع محلّہ ککے زئی میں خطاب جمعہ بھی فرمایا اور دارالعلوم کے طلبہ سے بھی مختصر خطاب کیا۔

۲۰ فروری ۱۹۷۸ء: جناب مولانا محمد فیاض صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ (جو حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب سابق مدرس دارالعلوم) کی ہمشیرہ تھیں کا بھی اچانک انتقال ہو گیا معصوم بچے والد کے بعد بہت جلد اپنی والدہ سے بھی محروم ہو گئے خاندان کیلئے دوہرہ صدمہ ناقابل برداشت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرماوے۔

بعض غیر ملکی طلباء کی جزوی دستار بندی

۲۹ ربیع الاول: دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی ایک مدت سے نہیں ہو سکا اس طرح تقریباً ڈیڑھ ہزار فضلاء کی تعداد دستار بندی کی منتظر ہے۔ تاہم دیگر ممالک کے بعض طلباء فراغت کے بعد تبرکاً اساتذہ سے گاہے گاہے دستار بندی کراتے ہیں اس سلسلہ میں آج قندہار افغانستان کے تین فضلاء مولوی عبدالرؤف قندہاری، مولانا عبدالہادی، مولوی فضل الرحمان صاحب کی دستار بندی دارالحدیث میں اساتذہ کے ہاتھوں انجام پائی۔ جس میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ بھی شریک ہوئے، طلباء نے اس خوشی میں اساتذہ اور ساتھی طلباء کو ظہرانہ دیا۔

۱۴ مارچ ۱۹۷۸ء: دارالعلوم کے ایک ہونہار طالب علم مولوی خان محمد بلوچستانی (پشین) دارالعلوم کے سامنے گزرنے والی ریل کی پٹڑی پر ریل کار کی زد میں آکر شدید مجروح ہوئے، موصوف اس وقت پشاور میں زیر علاج ہیں اور اب بحمد اللہ خطرے سے باہر ہیں۔

مولانا اللہ یار چکڑالوی کی آمد

۹ ربیع الثانی مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۷۸ء: پنجاب کے ایک بزرگ مولانا اللہ یار صاحب چکڑالوی اپنے بعض

معتقدین سمیت حضرت شیخ الحدیث کی زیارت کیلئے دارالعلوم تشریف لائے اور دیر تک آپ کے ساتھ بات چیت کی دارالعلوم کی عمارات اور تفصیلات کا معائنہ کرایا، آپ نے کتاب الآراء میں لکھا کہ۔ لولم رایتھا لرجعت حزینا اگر میں نے دارالعلوم کو دیکھا نہ ہوتا تو مجھے بے حد افسوس رہتا۔

۲۱ مارچ: قبائلی علاقہ لنڈیکوتل کے ایک نہایت دیندار اور صاحب خیر بزرگ الحاج گل حسن صاحب جو دارالعلوم کے بہی معاون تھے، انتقال فرما گئے، نماز جنازہ میں شرکت کیلئے احقر گیا مرحوم کے خاندان سے اظہار تعزیت کیا، واپسی میں پشاور میں الحاج شیر افضل خان صاحب بدرشی صدر تعمیری کمیٹی دارالعلوم حقانیہ اور حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ کی عیادت بھی کی ہر دو حضرات ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

۲۳ مارچ: دارالعلوم کے شعبۂ اطفال مدرسہ تعلیم القرآن مڈل سکول کے سالانہ امتحانات دینیات ہوئے۔

تبلیغی جماعت کے بیرونی وفد کی آمد

۲۶ مارچ: تبلیغی جماعت کا ایک بیرونی وفد دارالعلوم آکر دو تین روز تک مسجد دارالعلوم میں مقیم رہا وفد میں سعودی عرب، یمن اور امریکہ وغیرہ کے افراد شریک تھے، اس دوران انہیں اساتذہ دارالعلوم سے ملاقات کی غرض سے اساتذہ دارالعلوم سمیت دارالحدیث میں ظہرانہ بھی دیا گیا۔ علماء واساتذہ سے باہمی تعارف پر وفد نہایت مسرور ہوا۔

چیف سیکرٹری سرحد اجلال حیدر زیدی کی آمد اور شیخ الحدیث و دارالعلوم کے متعلق رائے

۲۷ مارچ: حکومت سرحد کے چیف سیکرٹری جناب اجلال حیدر زیدی صاحب حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی زیارت اور عیادت کیلئے دارالعلوم تشریف لائے اور دفتر اہتمام میں دیر تک ان کے ساتھ رہے۔ احقر نے انہیں دارالعلوم کا سرسری معائنہ کرایا، صوبہ سرحد کے مشیر اطلاعات جناب شیر محمد خان صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ چیف سیکرٹری صاحب نے مہمانوں کی کتاب میں لکھا کہ: ''آج بہت عرصہ کے بعد مولانا عبدالحق صاحب سے ملاقات ہوئی، دارالعلوم حسب سابق ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور یہ مولانا عبدالحق صاحب کی قیادت کا کمال ہے''۔ مشیر اطلاعات صاحب نے لکھا کہ ''دارالعلوم دین کا ایک مینار ہے جس کی روشنی دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچ رہی ہے''۔

ذیلی کمیٹی مجلس شوریٰ برائے مشاہرات اجلاس

۱۲ اپریل: مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کی ذیلی کمیٹی برائے مشاہرات کی میٹنگ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی صدارت میں ہوئی جس میں مولانا قاری محمد امین قاری سعید الرحمان صاحب راولپنڈی مولانا ولایت شاہ

کا کا خیل حکمت آباد، احقر اور مولانا سلطان محمود صاحب ناظم نے شرکت کی کمیٹی نے اساتذہ دارالعلوم وتعلیم القرآن و دیگر عملہ کی تنخواہوں میں اضافہ کیا۔

۱۳اپریل: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ آنکھوں اور امراض قلب کے معائنہ کیلئے راولپنڈی تشریف لے گئے جہاں بریگیڈیر پیرزادہ صاحب آئی سپیشلسٹ اور جناب کرنل ذوالفقار صاحب امراض قلب نے تفصیلی معائنہ کیا۔

علماء کے انتقال پر دارالعلوم میں تعزیت اور ایصال ثواب

۱۵اپریل: دارالعلوم میں مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان، مولانا فضل احمد صاحب دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت مولانا محمد یعقوب صاحب سابق ایم پی اے (جمعیۃ العلماء اسلام) کی وفات پر اظہار تعزیت اور ختم کلام پاک کے بعد ایصال ثواب کیا۔

۱۵اپریل: دارالعلوم کے ششماہی تحریری وتقریری امتحانات شروع ہوئے جو ایک ہفتہ تک جاری رہیں گے۔

حضرت قاری محمد طیب مدظلہ کا سفر پاکستان اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا سفر لاہور

مئی کے پہلے ہفتہ میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند لاہور تشریف لائے اس موقع پر حضرت کے میزبان جامعہ اشرفیہ لاہور نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کو بھی لاہور تشریف لاکر جامعہ کے جلسہ دستار بندی میں شرکت کی دعوت دی۔ خود حضرت قاری صاحب سے ملاقات کے داعیہ اور خواہش نے بھی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو ضعف وعلالت کے باوجود لاہور جانے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ ۵ مئی کو حضرت شیخ الحدیث لاہور روانہ ہوئے، ان کے ساتھ احقر کے علاوہ ان کے برادر خورد مولانا انوارالحق اور شفیق صاحب بھی تھے۔ عصر کو حکیم الاسلام مدظلہ سے ملاقات ہوئی وہ دیکھنے کا منظر تھا۔ حضرت قاری صاحب مدظلہ حضرت کو دیکھ کر بار بار فرماتے کہ زیارت کی بے انتہا خوشی ہے۔ مگر اتنے ضعف میں میری خاطر تشریف لانے سے طبیعت پر بے حد بار اور بوجھ ہے۔ ان کی پہلی مجلس میں جو گفتگو ہوئی اس کو محفوظ کیا گیا جو کہ یہ ہیں:۔

اکابر کی مجلس میں دارالعلوم دیوبند کی باتیں

حکیم الاسلامؒ اور شیخ الحدیث کے درمیان مکالمہ کی ایک رپورٹ

حکیم الاسلام: ویسے تو خوشی کی انتہا ہوگئی مگر تکلیف بھی ہوئی آپکی تکلیف فرمانے سے حضرت کی شفقت اور محبت کی بات ہے۔

شیخ الحدیث: آپ کی صحت کیسی ہے؟

حکیم الاسلام: ضعف کافی بڑھ گیا ہے کچھ عمر کا ضعف ہے، کچھ عوارض بھی بڑھ گئے مگر یہ غنیمت ہے کہ کام ابھی تک رکا نہیں۔

شیخ الحدیث: صاحبزادگان ٹھیک ہیں ساتھ تشریف نہیں لائے۔

حکیم الاسلام: اسلم کو لانے کا ارادہ تھا ان کے بچے بھی تیار تھے، مگر اس بار دو چار دن قیام تھا افریقہ کا سفر بھی درپیش تھا کہ ہمارے مولانا عبیداللہ (جامعہ اشرفیہ) پہنچ گئے، ویزا لائے کہ دس بارہ دن سہی۔

شیخ الحدیث: یہ حضرت مفتی صاحبؒ (مفتی محمد حسنؒ) کی کرامت ہے کہ آپ تشریف لے آئے ہیں افریقہ جانے کا ارادہ ہے؟

حکیم الاسلام: وہ بیچ میں پاسپورٹ ویزا وغیرہ کی وجہ سے لٹک گیا ہے، اب بیچ میں سفر آ گیا ہے امریکہ کا جہاں کئی مسلم سوسائٹیوں نے دعوت دی، اب تو افریقہ جانا سفر امریکہ کے بعد ممکن ہوگا۔

شیخ الحدیث: امریکہ میں مسلمان تو بہت زیادہ ہیں۔

حکیم الاسلام: جی ہاں میرے کئی عزیز دو نواسے ان کے بیوی بچے وغیرہ بھی وہاں ہیں

شیخ الحدیث: دارالعلوم (دیوبند) کی حالت تو بہتر ہے؟

حکیم الاسلام: جی ہاں! الحمدللہ تعمیرات بھی جاری ہیں۔

شیخ الحدیث: طلبہ کی تعداد تو زیادہ ہے؟

حکیم الاسلام: جی ہاں! مگر پاکستانی تو کچھ بھی نہیں نہ اساتذہ میں سے کوئی مولانا عبدالخالق بھی آ گئے، جناب بھی یہیں آ گئے مولانا شمس الدین کشمیری بھی (غالباً مولانا محمد شریف مدظلہٗ) یہیں رہ گئے۔

شیخ الحدیث: تعمیر کا سلسلہ بھی جاری ہے؟

حکیم الاسلام: جی ہاں! تعمیر کا سلسلہ برابر جاری ہے، ابھی ایک دارالمدرسین بنوایا مگر وہ تنگ ہو گیا، بہت سے حضرات رہ گئے، کرایہ پر مکانات دستیاب نہیں ہوتے، پھر دوسری جگہ باب الظاہر کے بالکل سامنے مغرب کیطرف زمین خریدی گئی، اس میں دس بارہ مدرسین کیلئے مکان بننے کا اندازہ ہے۔

شیخ الحدیث: دار خام تو بالکل پختہ ہو گیا ہوگا؟

حکیم الاسلام: ابھی تک تو پختہ ہوا نہیں کچھ مرمت کرائی گئی تھی اس میں بھی رہتے ہیں لوگ

شیخ الحدیث: بخاری شریف تو حضرت ہی کے پاس ہے؟

حکیم الاسلام: جی ہاں نام پر تو میری ہے، مگر سفر اتنے درپیش ہو جاتے ہیں کہ ایک آدھ باب ہی پڑھا سکتا ہوں مولانا رشید احمد خان صاحب جو نائب مہتمم ہیں متقی صالح، ذی استعداد علماء میں سے ہیں، اب انکے سپرد

کردی ہے نام تو صدر مدرس کا مولانا فخر الحسن کا ہے مگر وہ اتنے ضعیف ہو چکے ہیں کہ چلنا پھرنا بھی دشوار ہے۔

شیخ الحدیث: اور مولانا معراج الحق صاحب؟

حکیم الاسلام: جی ہاں وہ پڑھا رہے ہیں مگر عوارض بڑھ گئے وہ بھی کمزور ہیں۔

شیخ الحدیث: قسمت کی بات تھی کہ پاکستان بننے کی وجہ سے ہم آپ کے قدموں سے دور ہو گئے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اتنی دوری آجائے گی۔

حکیم الاسلام: جی ہاں۔

شیخ الحدیث: مولانا اعزاز علی صاحبؒ سے ایک دن میں نے پوچھا کہ تقسیم ہو بھی جائے تو کیا ہوگا، فرمایا تمہارا کیا خیال ہے میں نے کہا کہ ایسا ہوگا جیسے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں آیا جایا کرتے ہیں فرمایا نہیں ایسا نہیں ہوگا پھر ایک دوسرے کے دیکھنے کیلئے ترسیں گے۔

حکیم الاسلام: جی ہاں ایسا ہی ہوا یعنی اب واقعی لندن، امریکہ جانا آسان ہے مگر لاہور آنا مشکل ہے، اس کے باوجود آجا بھی رہے ہیں لوگ۔

شیخ الحدیث: اب تو کچھ امید افزا تعلقات پیدا ہو رہے ہیں۔

حکیم الاسلام: جی ہاں خدا کرے کہ مسالمت کی صورت ہو جائے۔

شیخ الحدیث: اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عطا فرمائے تاکہ فیض جاری رہے، مجھے کئی امراض لاحق ہیں، بینائی کام نہیں دے رہی ایک آنکھ کا اپریشن ناکام رہا اتنا ہے کہ راستہ کچھ نظر آجائے مگر یہ صدمہ ہے کہ درس کا سلسلہ منقطع ہوا۔

حکیم الاسلام: او ہو، اللہ رحم کرے یہ تو واقعی صدمہ ہے کہ درس منقطع ہوا مگر بہر حال آپ کا تو وجود بھی غنیمت ہے اللہ تعالیٰ فیض اور برکت جاری رکھے۔

شیخ الحدیث: یہ سب اللہ کا احسان ہے اور آپ حضرات کی دعائیں ہیں، ورنہ۔

حکیم الاسلام: ہم تو دعائیں برابر کرتے ہیں اور تو کسی کام کے ہیں نہیں، حضرت! مجھ پر تو بہت بوجھ پڑا، آپ کی تشریف آوری سے خوشی بھی بہت ہوئی، مگر اتنی تکلیف فرمائی، میرے لئے تو سعادت ہے مگر۔

شیخ الحدیث: ہمارا فریضہ ہے کہ آپ کا شرف نیاز حاصل کریں بزرگوں میں آپ کو اللہ نے ہر حیثیت سے بزرگی عطا فرمائی ہے، ظاہری معنوی بزرگی، وجاہت اساتذہ کی دعائیں شفقتیں۔

حکیم الاسلام: اب وہاں ویزا ایک یا زیادہ سے زیادہ دو جگہ کا دیتے ہیں یہاں آئے اور کوئی بنائے تو الگ بات ہے (اشارہ تھا اکوڑہ خٹک نہ جاسکنے کا، جبکہ عموماً تشریف آوری ہوتی رہتی تھی)

حکیم الاسلام: اب کون پڑھا رہے ہیں۔ آپ کی جگہ؟
شیخ الحدیث: فضلاء دیوبند اور سہارنپور کے معمر قابل اساتذہ ہیں اور نوجوان فضلاء بھی ہیں
حکیم الاسلام: الحمدللہ کہ کام تو برابر جاری ہے۔
شیخ الحدیث: حضرت دارالعلوم کی مالی حالت کیسی ہے؟
حکیم الاسلام: الحمدللہ بہتر ہے مصارف بڑھتے جا رہے ہیں اس سال کوئی ۲۶ لاکھ کا خرچ ہے، کبھی لوگ پوچھتے ہیں کہ خزانے میں کیا ہوگا کہا دو تین لاکھ تو وہ پوچھتے ہیں کہ یہ خرچ پھر کیسے چلے گا؟ میں نے کہا کہ ہم یہ بتا نہیں سکتے کہ کیسے چلے گا مگر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ضرور چلے گا کہا یہ کیا؟ اصول تو کوئی ایسا ہے نہیں میں نے کہا اصول سے بالاتر ہے یہ معاملہ یہ محض فضل خداوندی ہے۔
شیخ الحدیث: حضرت نے یہی ایک دفعہ فرمایا کہ لوگ بجٹ کو آمدنی کے تابع بناتے ہیں مگر ہم ضرورت کو دیکھ کر نہ کہ آمدنی کو بس پھر خدا مدد کر ہی دیتا ہے۔
حکیم الاسلام: میرے والد ماجد کا زمانہ تھا اہتمام کا تو اس دوران حضرت شیخ الہندؒ نے خواب میں حضرت نانوتویؒ کو دیکھا اور یہ فرمایا کہ احمد سے کہہ دینا کہ وہ ہمارے زمانے کی بات تو نہیں آسکتی اب، لیکن پیسے میں کمی نہیں کوئی فکر نہ کرے یہ خواب جب حضرت شیخ الہندؒ نے میرے والد ماجد کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ پھر لائیے پیسے حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا یہ تو ان سے مانگئے جنہوں نے وعدہ کیا ہے، میں تو واسطہ ہوں بس یہ ان بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ ایسے حالات میں اتنے بڑے مصارف کا پورا ہو جانا سوائے کرامت کے اور کیا کہا جائے
شیخ الحدیث: غلے کا بندوبست ہو جاتا ہے؟
حکیم الاسلام: پہلے تو پنجاب تھا اور یہاں سے ہمیں کم قیمت پر مل جاتا تھا، کچھ ویسے مدد کرتے تھے، یہ راستہ بند ہو گیا، تو یوپی کے حضرات میرٹھ، مظفر نگر نے غلہ کی ذمہ داری لی اور بلا قیمت دینے کا وعدہ کیا صرف لدان ہمارے ذمہ ڈالا، تو اب وہ اس سے بھی کم میں پورا ہو جاتا ہے سفراء بھی سفر کرتے ہیں مگر ان کے ذریعہ سے آمدنی دو تین لاکھ ہو بھی جائے تو ۲۶ لاکھ کو پورا کرنا محض فضل خداوندی ہے۔
شیخ الحدیث: طلبہ کی تعداد بھی تو اب زیادہ ہوگی (حضرت حکیم الاسلام فضلاء دارالعلوم کے بارہ میں سمجھے تو فرمایا)
حکیم الاسلام: دستار ملنے والے جن کی وجہ سے یہ صد سالہ جلسہ ہو رہا ہے کی تعداد گیارہ ہزار بنتی ہے مگر اندازہ ہے کہ پانچ چھ ہزار سے زیادہ نہیں ہو سکیں گے بہت سے جو گزر گئے بہت سوں کے پتے ابھی صحیح بھی نہیں ہوئے جن لوگوں کے صحیح پتے درج ہو سکے ہیں وہ تقریباً ۶ ہزار کے قریب ہیں اور مختلف ملکوں میں ہندوستان

میں انڈونیشیا میں ملائشیا میں، برما افریقہ سب جگہوں میں پھیلے ہوئے ہیں ادھر پاکستان میں تو ہزاروں کی تعداد ہے بحمد اللہ۔

شیخ الحدیث: اب سب کیلئے وہاں جلسہ گاہ قیام وغیرہ کا بندوبست جلسہ کے موقع پر ہو سکے گا؟

حکیم الاسلام: ایک تو مدعوین ہوں گے جن کا دارالعلوم ذمہ دار ہوگا جن کی تعداد آٹھ دس ہزار رکھی گئی ہے جسمیں فضلاء بھی ہوں گے اور مہمان بھی اور ایک ہوگا اعلان عام پر آمدان کیلئے اتنا انتظام تو ضرور کر لیا جائے گا کہ وہ رات گزر بسر کر سکیں اور ظاہر ہے کہ ایک پورا شہر بسانا ہوگا خیموں کا ویسے ہوٹل وغیرہ بھی کھولے جائیں گے۔

شیخ الحدیث: باب الظاہر کی طرف ارادہ ہے؟

حکیم الاسلام: دارالعلوم میں یا اس کے قرب وجوار میں اتنی زمین نہیں لوگوں کا اندازہ ۸۰/۹۰ ہزار کا ہے مگر ظاہر ہے کہ کوئی قید آمد پر لگائی نہیں جا سکتی تو اندازہ ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں آمد ہو، ہر صوبے میں انتظار ہے اور ایک ایک آدمی نے ۳۰/۴۰ اوروں کو بھی تیار کر رکھا ہے، تو اتنی جگہ تو ہے نہیں کھلا ہوا میدان چاہئے تو وہاں کے ہندوؤں نے کہا کہ دیوی کنڈ کے متصل جو میدان ہے وہ بہت مسطح اور بہت دور تک ہے کہا کہ اسمیں آپ جلسہ کریں بلکہ یہاں تک کہا کہ ہم سب کے مکانات موجود ہیں آپ اس میں مہمانوں کو ٹھہرائیں میرے خیال میں مدعوین کو دارالعلوم کے احاطہ میں ٹھہرانے کی سعی ہوگی پنڈال وغیرہ بھی ہوگا جو چھوٹا موٹا تو ہوگا نہیں

مولانا سمیع الحق: حضرت سب سے مشکل مسئلہ پاکستان والوں کا ہے ہزاروں لوگ مشتاق ہیں اس کیلئے بڑی سطح پر بات ہونی چاہئے کہ ویزا وغیرہ بر وقت بنایا جا سکے واضح صورت حال سامنے نہیں آرہی، لوگ دریافت کرتے رہتے ہیں۔

حکیم الاسلام: پہلے تو اس سال نومبر کا مہینہ طے تھا مگر اسی مہینہ میں ہوگا حج، تو مکہ مکرمہ سے خطوط آئے کہ اس زمانہ میں یہاں سے کوئی نہیں جا سکے گا اور حجاج بھی نہیں آسکیں گے اور ہزاروں آدمی محروم رہ جائیں گے اس لئے اب مارچ ۱۹۷۹ء کا مہینہ رکھا ہے دسمبر میں سردی شدید ہوتی ہے مارچ میں موسم بھی معتدل ہو جاتا ہے یہی خیال ہے کہ یہاں ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے کہ پاسپورٹوں کا بندوبست اوپر کی سطح پر مل ملا کر کریں مگر بظاہر اتنے ہزاروں افراد کے پاسپورٹ اور ویزے کا مسئلہ ہے سو دو سو کو تو عرسوں وغیرہ میں دے دیتے ہیں مگر دس بارہ ہزار آدمیوں کے پاسپورٹ اور ویزے کا مسئلہ مشکل لگ رہا ہے۔

مولانا سمیع الحق: اگر بر وقت اقدامات نہ ہوئے تو یہاں کے لوگ محروم رہ جائیں گے آدھا دیوبند تو ادھر ہے ایک خیال تو یہ ہے کہ ایک جشن صد سالہ یہاں پاکستان میں منایا جائے۔

حکیم الاسلام: جی ہاں یہی خیال کچھ اوروں نے بھی ظاہر کیا ہے کہ تین جلسے ہوں ایک یہاں اور یہاں کے لوگ اس کی ذمہ داری لیں ایک بنگلہ دیش اور ایک ہو بھارت کے لئے، دارالعلوم میں۔

مولانا سمیع الحق: لیکن حضرت! لوگ تو دارالعلوم جا کر وہاں کی برکات اور وہاں کے درو دیوار کو دیکھنا چاہتے ہیں

حکیم الاسلام: جی اصل تو یہی ہے کہ وہاں کی برکات اور روحانیت حاصل ہوسکیں۔

مولانا سمیع الحق: حضرت! کئی علمی اور تصنیفی کاموں میں اور ویسے بھی دارالعلوم دیو بند کے فضلاء کی ایک جامع اور مکمل فہرست نہ ہونے سے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں، ایسی فہرست جس میں تمام فضلاء کے نام اور پتے ہوں۔

حکیم الاسلام: یہ تو کر لیں گے وہاں تو یہی کیا ہے کہ جن کے پتے معلوم ہوئے ان کے پاس فارم بھیج دیئے کہ کس زمانہ میں اور کیا خدمات انجام دیں تصانیف حدیث میں تفسیر میں جن کی آئیں وہ تصانیف بھی لاکھوں تک پہنچتی ہیں۔

نماز مغرب کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور کے جلسہ دستار بندی میں شرکت کی، جس میں حکیم الاسلام مدظلہ کی تقریباً دو گھنٹے تک عالمانہ تقریر ہوئی، دوسرے دن ۵ بجے عصر کو لاہور کے باغ جناح کے سبزہ زار میں اسلام کا نظام مملکت نامی کتاب مصنفہ مولانا حامد الانصاری غازی کی تقریب رونمائی تھی جس میں حضرت حکیم الاسلام مدظلہ مہمان خصوصی تھے۔ اس تقریب میں بھی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ آخر تک شریک رہے، حضرت حکیم الاسلام نے مذکورہ کتاب کے ضمن میں اسلام کے نظام حکومت پر مختصراً جامع انداز میں روشنی ڈالی اس کتاب کو مکتبہ الحسن جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور نے شائع کیا ہے اور تقریب کا اہتمام مجلس العلماء پاکستان اور مولانا فضل الرحیم مہتمم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد کے مساعی سے ہوا تھا لاہور کے پڑھے لکھے سینکڑوں افراد اس میں مہمان تھے۔ ۷ مئی کو حضرت شیخ الحدیث نے بعض ماہر امراض قلب و ماہر امراض چشم ڈاکٹروں سے معائنہ کرایا۔ ۸ مئی کو حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مدظلہ واہگہ کے راستے عازم ہند ہوئے۔ سرحد تک حضرت کے ساتھ جانے کیلئے کئی خدام و معتقدین موجود تھے۔ احقر نے وہاں دارالعلوم دیو بند کیلئے مؤتمر المصنفین کی مطبوعات کا ایک سیٹ حضرت مدظلہ کی خدمت میں پیش کیا، واہگہ کے وی۔ آئی۔ پی روم میں آپ نے میری کتاب ''اسلام اور عصر حاضر'' کی فہرست مضامین وغیرہ کا مطالعہ کیا اور مختصر مگر سیر حاصل تبصرہ بھی کتاب پر تحریر فرمایا۔

سابقہ وزیر دفاع غلام فاروق کی آمد

متفرقات: ۲۹ اپریل: جناب غلام فاروق خان سابق ایم این اے و سابق وزیر دفاع حضرت شیخ الحدیث سے ملنے تشریف لائے، آپ نے زیر تعمیر لائبریری کے لئے پانچ ہزار روپے کا گرانقدر عطیہ دیا۔

۱۲۷اپریل: آزاد تجارتی مارکیٹ باڑہ کے دینی مدرسہ کے جلسہ دستار بندی میں احقر، مولانا حسن جان، مولانا محمد فرید، مفتی مولانا محمد ہاروت اساتذہ دارالعلوم نے شرکت کی اور خطاب کیا، یہ مدرسہ فضلاء حقانیہ کی سعی و اہتمام سے چل رہا ہے۔

۱۵مئی: لاہور میں وفاق المدارس العربیہ کی مرکزی میٹنگ میں دارالعلوم سے مولانا حافظ انوارالحق نے شرکت کی۔

۱۸مئی: دارالعلوم میں مولوی شرف الدین بلوچستانی فاضل حقانیہ کی دستار بندی حضرت شیخ الحدیث اور اساتذہ کے ہاتھوں انجام پائی۔

انجمن محبان صحابہ کے وفد کا میری سعی سے مشیر تعلیم سے ملاقات

۲۴مئی: مولانا سمیع الحق صاحب نے انجمن محبان صحابہ ڈیرہ اسماعیل خان کی خواہش پر مذکورہ انجمن کے ایک نمائندہ وفد کے اسلام آباد میں وفاقی مشیر تعلیم خان محمد علی خان آف ہوتی سے ملاقات اور انہیں سکولوں کے نصاب دینیات کے سلسلہ میں شیعہ حضرات کی ریشہ دوانیوں اور اہل سنت کے خدشات اور بے چینی سے آگاہ کیا یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

دارالعلوم کے ایک بہت ہی پرانے کارکن ملک رحیم گل صاحب انتقال فرما گئے، مرحوم دارالعلوم کے ابتدائی شعبہ تعلیم القرآن کے بانی ارکان میں سے تھے۔

ختم بخاری شریف کی تقریب

۲۲ رجب مطابق ۲۹ جون: دارالعلوم کا تعلیمی سال اختتام پذیر ہوا۔ اسی دن بخاری شریف کے ختم کی تقریب تھی، ادھر دارالعلوم کی نوتعمیر عظیم الشان کتب خانہ کی وسیع اور شاندار عمارت جو بحمد اللہ قلیل عرصہ میں اہل خیر کے تعاون سے مکمل ہوگئی ہے اور جو اپنے حسن تعمیر، پختگی اور دیدہ زیبی کے لحاظ سے دعوت نظارہ دے رہی ہے اور اسلامی علوم وفنون کی عظمت کا ایک نشان معلوم ہوتی ہے۔ یہ ساری جدید عمارت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے نام نامی سے منسوب کی گئی ہے اور احاطۂ قاسمیہ کہلاتی ہے۔ اس تعمیر کا آغاز یکم صفر ۱۳۹۸ھ کو ہوا تھا۔

مناسب سمجھا گیا کہ ختم بخاری شریف کی مبارک تقریب ہی سے اس عمارت کا افتتاح ہو جائے، ادھر فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی تمنا تھی کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر اکابر اساتذہ کے ہاتھوں سے ہماری دستار بندی بھی ہوجائے۔ گو دارالعلوم کی طرف سے کسی رسمی تقریب کا اعلان نہیں تھا نہ عمومی دعوت دی گئی پھر بھی طلبہ کے ذریعہ دور دور تک محبین علم اور مخلصین دارالعلوم کو اطلاع ہوگئی تھی، ہزار ڈیڑھ ہزار مہمان

علماء طلباء اور دارالعلوم کے مخلص حضرات باہر سے پہنچ گئے۔ نو بجے سے پہلے ہی کتب خانہ کا ہال اور اس کی تمام گیلریاں کھچا کھچ بھر گئی تھیں، یہ سارا منظر دیدنی تھا۔

اولاً تمام حاضرین نے ختم کلام پاک کیا۔ اتنے کثیر مجمع کی تلاوت سے در و دیوار گونج اٹھے، کتب خانہ کے سامنے لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے شامیانے لگائے تھے، ختم کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھی، اس کے بعد جانے والے طلبہ کو مفید نصائح سے نوازا اور سند حدیث بھی دی گئی۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طویل اور پرسوز دعا سے پورے مجمع پر رقت طاری ہوگئی فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ مستقبل کی دینی ذمہ داریوں کے احساس اور دارالعلوم سے جدائی کے غم سے نڈھال ہو رہے تھے۔
تقریب کا آغاز مولانا قاری محمد یعقوب صاحب راولپنڈی اور قاری علی الرحمان صاحب مدرس دارالعلوم کی تلاوت سے ہوا سکے بعد مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی رکن دارالعلوم نے اپنی مؤثر تقریر میں دارالعلوم کی ترقیات اور کتب خانہ کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دارالعلوم کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا، تقریب کے اختتام پر دارالعلوم سے فارغ ہونے والے ڈیڑھ سو طلباء کی دستار بندی کی گئی۔

۲۴ رجب/ یکم جولائی: دارالعلوم کے سالانہ تقریری اور تحریری امتحانات کا آغاز ہوا، یہ امتحانات بشمول وفاق المدارس کے امتحانات کے ۷ شعبان تک جاری رہیں گے، درجہ تجوید کے امتحانات ۲۱ رجب کو شروع ہوئے۔

مولوی محمد قاسم خوستی کی شہادت

۲۶ جمادی الآخرہ/۳ جون: دارالعلوم میں ایک دردناک سانحہ پیش آیا، ایک ہونہار محنتی نہایت متقی اور پارسا نوجوان طالب علم مولوی محمد قاسم خوستی افغانستانی دارالعلوم کے سامنے گذرنے والی ریلوے لائن پر ریل کار کی زد میں آکر شہید ہو گئے، موصوف کا تعلق افغانستان سے تھا، اس شدید گرمی اور بعد مسافت کے علاوہ افغانستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر لاش کو مرحوم کے گھر تک پہنچانا مشکل تھا، ویسے بھی تمام اساتذہ کی رائے تھی کہ اس شہید علم کو یہیں دفن کیا جائے مگر مرحوم کے اہل وطن ساتھیوں کے اصرار پر لاش کو ان کے وطن سے جانے کا فیصلہ ہوا نماز ظہر کے بعد دارالعلوم کے صحن میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور تمام طلباء شریک تھے، غسل اور تکفین کا سارا کام بھی طلبہ نے باچشم پُرنم انجام دیا، لاش ایک تابوت میں بند کرا کر ایک ٹرک کے ذریعہ ۳ بجے ظہر روانہ کر دی گئی جو صحیح وسالم دوسرے دن صبح شمالی وزیرستان میران شاہ سے ہوتے ہوئے افغانستان پہنچ گئی اور اسی دن ۱۱ بجے مرحوم کو ان کے گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم کے زہد و تقویٰ، قابلیت اور محنت وسعی کے عجیب حالات سامنے آئے، اللہ تعالیٰ اس شہید علم کو پورے دارالعلوم کیلئے اجر و ذخر اور شفاعۃ مشفعۃ بنا دے آمین۔

یوم صدیق اکبر کے موقع پر پشاور میں خطاب

۹ رجب، ۱۶ جون: تحفظ حقوق اہل سنت کے زیر اہتمام یوم صدیق اکبرؓ کے سلسلہ میں احقر نے رات شاہ فیصل شہید مسجد مال روڈ پشاور کے ایک جلسہ میں سیرت صدیقؓ پر ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔

۱۴ رجب، ۲۱ جون: قومی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں راولپنڈی میں جمعیۃ العلماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں احقر نے شرکت کی۔

۱۵ رجب، ۲۲ جون: دارالعلوم میں طلبہ کی اقامت گاہوں کی شدید قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں دارالعلوم کے دفتر اہتمام اور قدیم کتب خانہ کی چھتوں پر یعنی دارالحدیث کے مشرقی جانب طلبہ کیلئے ایک نئے دارالاقامۃ، شاہ اسماعیل کے نام سے موسوم (احاطہ اسماعیلیہ) کی تعمیر کا کام توکلا علی اللہ شروع کر دیا گیا۔ اس کام کے پہلے مرحلہ میں آٹھ کمرے تعمیر ہوں گے جس میں پچاس طلبہ کیلئے گنجائش نکل سکے گی۔

۲۱ رجب: مؤتمر المصنفین کی طرف سے حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب مدرس دارالعلوم کی کتاب برکۃ المغازی کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا جو پچھلے ایڈیشن کی بہ نسبت بہت بہتر ہے۔

۳ شعبان: تبلیغی مرکز رائے ونڈ کے حضرات کی خواہش پر دارالعلوم کے دو ممتاز اکابر اساتذہ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب مردانی اور حضرت مفتی مولانا محمد فرید صاحب رائے ونڈ تشریف لے گئے۔ تاکہ مرکز میں واقع مدرسہ عربیہ کے طلباء سے سالانہ امتحانات لے سکیں۔ اس سے قبل حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دو مرتبہ سالانہ امتحانات کے موقع پر تشریف لے گئے تھے۔ اب تبلیغی اکابر نے حضرت مدظلہ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ بوجہ ضعف تشریف نہ لاسکیں تو دارالعلوم کے ان دو بزرگ اساتذہ کو بھیج دیں۔

۳ شعبان: تبلیغی جماعت کے ایک وفد نے ۳ شعبان تک دارالعلوم حقانیہ کی جامع مسجد میں تین روز تک قیام کیا جس میں پاکستان کے علاوہ سعودی عرب، اردن، یمن کے افراد شامل تے، اس وفد نے ایک دن دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ سے بھی ملاقات کی۔

۳ شعبان: پہلی ایشیائی سربراہی کانفرنس میں شمولیت کرنے والے عالم اسلام کے اخبارات و رسائل کے مدیران گرامی قدر کے بارہ میں حکومت کی طرف سے طے شدہ پروگرام کے مطابق اطلاع آئی کہ یہ حضرات ۱۳ جولائی کو دارالعلوم حقانیہ کا معائنہ کرنے آئیں گے۔ اس خبر سے دارالعلوم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی مگر بعد میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر ان کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔

۷ شعبان: وفاق المدارس کے ماتحت دورۂ حدیث کے امتحانات ختم ہوئے دارالعلوم سے ایک سو پچاس

طلبہ شریک امتحانات تھے۔ وفاق کی سے امتحانات کی نگرانی کا کام مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی اور مولانا احمد خان کے سپرد تھا۔

مولانا سید اسعد مدنی کا ورود مسعود

۱۴ جولائی: شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کے فرزند و جانشین، جمعیۃ العلماء ہند کے صدر اور ایشیائی اسلامی کانفرنس میں بھارت کے مندوب آج حضرت مدنیؒ کے خصوصی شاگرد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہم کی عیادت اور ملاقات کی غرض سے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب ایک بار اس سے قبل بھی دارالعلوم حقانیہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نواز چکے ہیں اس بار آپ کی آمد نہایت مختصر رہی مگر شدید مصروفیات کے باوجود آپ نے اپنے استاذ گرامی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ملاقات کا موقعہ سخاکوٹ سے واپسی میں نکال دیا اس وقت دارالعلوم میں بوجہ تعطیلات گرما گرمی نہیں تھی پھر بھی حضرت شیخ الاسلامؒ کے متوسلین و معتقدین فضلاء دیوبند اور دیگر مشتاقان کافی تعداد میں حضرت کی زیارت کے لیے موجود تھے اپنے مختصر قیام میں آپ نے دارالعلوم کے نوتعمیر شدہ کتب خانہ اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی یاد میں تعمیر شدہ احاطہ قاسمیہ کا معائنہ کیا ماہنامہ الحق کے جدید دفتر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر حضرات کے ساتھ چائے کی مجلس پر گھنٹہ سوا گھنٹہ گفتگو رہی مولانا سمیع الحق نے انہیں مؤتمر المصنفین کے مطبوعات کا سیٹ پیش کیا، دارالعلوم کے تفصیلات بتلائیں، سید نصیب علی شاہ کو آٹو گراف میں دست مبارک سے لکھا کہ......

جہاں اے برادر نہ ماند بکس
دل اندر جہاں آفرین بندوبس

اس وقت مجلس کا عجیب منظر تھا آپ اپنے مشفق استاد حضرت شیخ الحدیث صاحب کے ساتھ بیٹھے فرط ادب سے بچھے جا رہے تھے اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اپنے مرشد زادہ مخدوم کے ہاتھ چومنے اور آنکھوں پر رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ حضرت مولانا اسعد صاحب کو چونکہ نماز جمعہ پڑھانے کیلئے پشاور پہنچنا تھا اس لیے بہت جلد معنوی مسرتوں کا یہ خوشگوار وقت بہار کے جھونکے کی طرح گذر گیا اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ گاڑی تک جا کر اپنے مخدوم زادہ اور اسلامیان ہند کے آنکھ کے تارے کو نہایت حسرت سے رخصت کیا۔

مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ کا شیخ الحدیث کی عیادت کیلئے پہنچنا

ایشیاء کی کانفرنس کے بعد مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیو بند بالاکوٹ جاتے ہوئے گیارہ جولائی راولپنڈی تشریف لائے اسی دن حضرت شیخ الحدیث صاحب ڈاکٹروں کے معائنہ کے لیے راولپنڈی پہنچ کر جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر میں مقیم تھے۔ حضرت حکیم الاسلام مدظلہ کو حضرت کی علالت اور راولپنڈی میں موجودگی کا علم ہوا تو فوراً حضرت کی قیام گاہ پر اپنے رفقاء مولانا محمد سالم قاسمی، مولانا حامد الانصاری غازی اور دیگر حضرات کے ساتھ تشریف لائے حضرت شیخ الحدیث نے نہایت معذرت کی کہ میں خود حاضر ہوتا مگر حضرت حکیم الاسلام نے فرمایا کہ میں نے اسی لیے سبقت کی کہ اس علالت میں آپ کو نقل و حرکت کی تکلیف نہ ہو کچھ دیر تک جامعہ اسلامیہ میں یہ پیاری مجلس قائم رہی اس کے بعد حضرت حکیم الاسلام بالاکوٹ پر روانہ ہو گئے۔

وفاقی وزراء چوہدری ظہور الٰہی اور فداء محمد خان کی آمد

۱۱ جولائی: وفاقی وزیر محنت و آبادکاری جناب چوہدری ظہور الٰہی صاحب و وفاقی وزیر تعمیرات جناب فدا محمد خان صاحب صبح صبح اچانک دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تاکہ حضرت شیخ الحدیث صاحب سے ملاقات کر سکیں احقر نے انہیں دارالعلوم کے نئے تعمیرات کا معائنہ کرایا اور پھر امتحان گاہ میں لے گیا جہاں وفاق المدارس کے زیر نگرانی دورۂ شریف کے امتحانات ہو رہے تھے اس کے بعد دونوں معزز حضرات شہر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے مکان پر گئے اور حضرت کی خدمت میں کچھ دیر رہے چوہدری ظہور الٰہی صاحب حضرت سے اپنے دیرینہ گہرے تعلق اور عقیدت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میری خواہش تھی کہ وزارت کی ذمہ داری اٹھانے کے بعد گھر جانے سے قبل آپ کی زیارت کرلوں۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی کی آمد خطاب تاثرات اور احاطہ احمدیہ کی بنیاد

۱۹ر جولائی: عالم اسلام کے عظیم مفکر اور داعی مولانا ابوالحسن ندوی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تعطیلات کے باوجود جہاں جہاں اطلاع پہنچتی علماء، دانشور اور دینی درد سے سرشار مسلمان اس شمع لم کی زیارت کیلئے پروانوں کی طرح جمع ہوئے مولانا موصوف کیساتھ کئی ممتاز علمی و ادبی شخصیتیں بھی شریک سفر تھیں جن میں مولانا کے بھانجے مولانا محمد الحسینی مدیر البعث الاسلامی، مولانا معین الرحمٰن غوری، مولانا اسحاق جلیس ماہر تعمیر حیات، جناب احمد الحسینی سعودی اور معارف کے مدیر مولانا مصباح الدین قونصل خانہ لاہور شامل تھے۔ دارالعلوم پہنچنے پر سب سے پہلے مولانا ندوی نے حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی دونوں اکابر کی محبت و عقیدت اور خلوص کی ملاقات کا منظر دیدنی تھا الحق کیلئے دفتر میں معزز مہمانوں نے کھانا تناول فرمایا نماز عصر

کے بعد دارالعلوم کی جامع مسجد کے ہال میں جو کہ مشتققین علم وفضل سے بھرا ہوا تھا ایک مختصر تقریب میں شرکت کی۔ احقر نے شروع میں استقبالیہ کلمات پیش کیے اس کے بعد مولانا علی میاں ندوی نے مختصر خطاب فرمایا(نوٹ: یہ خطاب خطبات مشاہیر جلد۲ میں چھپ چکا ہے) بعد میں مولانا کے دست مبارک سے دارالعلوم کے طلباء کیلئے سید احمد شہید قدس سرہٗ کے نام سے موسوم دارالاقامہ (سید احمد شہید) کا سنگ بنیاد رکھا گیا یہ ہاسٹل دارالحدیث کے مغربی جانب درسگاہوں کے چھت پر بنے گا انشاء اللہ۔ پھر دارالعلوم کا معائنہ فرمایا کچھ دیر دارالحدیث میں تشریف فرما رہے جہاں کتاب الاراد میں انکے یہ تاثرات قلمبند فرمائے:۔

مولانا علی میاں کی دارالعلوم حقانیہ کی کتاب الآراء میں تاثرات اور رائے گرامی

آج ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ کا دن میرے لیے بہت ہی مسرت اور سعادت کا دن ہے کہ میں اپنے عزیز رفقاء اور محترمی سید صباح الدین عبدالرحمان ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ و مدیر ''معارف'' کی معیت میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حاضر ہوا اس سرزمین سے جس میں یہ دارالعلوم واقع ہے ایک وقیع اور عزیز تاریخ اور بڑی یادگار روایات وابستہ ہیں، یہ وہ سرزمین ہے جس پر مسلمانوں کی نئی تاریخ لکھی جانے والی تھی مگر وہ نامکمل رہ گئی اور اسی کے ساتھ احیائے اسلام اور مسلمانوں کا نشاۃ ثانیہ کی تاریخ کا ورق الٹ گیا دارالعلوم حقانیہ کا قیام ایک نیک فال ہے اور ان ہی شہیدوں اور مخلصوں کی جانفشانیوں کی برکت ہے میرے ذہن میں دارالعلوم کا جو نقشہ اور تصور تھا میں نے اس کو اس سے کہیں بہت اور وسیع تر پایا اس کو دیکھ کر امید پیدا ہوتی ہے کہ یہ ملک کا مرکزی دارالعلوم اور عظیم جامعہ اسلامیہ ثابت ہوگا خوش قسمتی سے اس کو حضرت مولانا عبدالحق کی سرپرستی اور ان کی دعا اور توجہ حاصل ہے اسی کے ساتھ فاضل اساتذہ کی تدریسی خدمات اور طلبہ کی کثیر تعداد بھی یہاں موجود ہے اللہ تعالیٰ اس کو نظر بد سے بچائے اور ہر طرح کی آفات اور مکروہات سے حفاظت فرمائے اور یہ جلد منازل ترقی طے کر کے بام عروج پر پہنچے۔ خاکسار ابوالحسن علی ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنو

نماز مغرب کے بعد دارالعلوم کے صحن میں گھنٹہ ڈیڑھ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کیساتھ بیٹھے رہے رات ساڑھے آٹھ بجے اکوڑہ خٹک ریلوے اسٹیشن سے رخصت ہوئے۔

ارباب سکندر خان، میجر جنرل غلام جیلانی، ڈاکٹر ہالے پوتا کی آمد

۲۰ جولائی: جناب ارباب سکندر خان خلیل سابق گورنر سرحد اور میجر جنرل غلام جیلانی صاحب نے حضرت شیخ الحدیث صاحب سے ملاقات وعیادت کی کچھ دیر حضرت کے ساتھ رہے۔

۴/ اگست: جناب ڈاکٹر ہالے پوتا صاحب ڈائریکٹر ادارہ اسلامی تحقیقاتی اپنے رفقاء جناب محمود احمد غازی صاحب اور میجر محمد حامد صاحب کالول سوات کے تعلیمی کانفرنس میں شرکت کرنے جاتے ہوئے کچھ دیر دارالعلوم حقانیہ رکے بوجہ تعطیلات مختصر قیام کے بعد تشریف لے گئے۔